Regd. No. P. 61

بحرام کو وقت تو زویک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly Badr Qadian

جلد ۲۰ | شمارہ ۴۲

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

پنجم رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ | ۲۱ اخاء ۱۳۵۰ ہش | ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۳ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ ربوہ میں بتاریخ ۸ تا ۱۰ اخاء خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات ہوئے ہر دو اجتماعات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمائے۔

قادیان ۱۹ اخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ امروہہ کانفرنس اور یو۔پی کی بعض دیگر جماعتوں کے دورہ سے مورخہ ۱۵ اخاء چھ بجے شام بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد مقیم قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

قادیان ۱۹ اخاء۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طبیعت گزشتہ جمعہ کے روز سے بعارضہ بخار علیل ہے۔ احباب حضرت موصوف کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے آمین۔ تفصیلی کیفیت ملاحظہ فرمائیے صفحہ پر۔

امروہہ میں جماعتہائے احمدیہ یو۔پی کی دو روزہ کامیاب سالانہ کانفرنس

پورقاضی اور رُوڑکی میں کامیاب تبلیغی اجلاسات کا انعقاد

کثیر تعداد میں احباب جماعت کی شمولیت اور علماء کی پُر اثر تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مورخہ ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز جمعرات و جمعہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی سالانہ صوبائی کانفرنس ہندو انٹر کالج امروہہ میں نہایت شاندار طور پر اور حد درجہ کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوئی جس میں قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مع حضرت بیگم صاحبہ شمولیت فرمائی۔ اور یو۔پی کی جماعتوں کے احباب کثیر تعداد میں حاضر ہوئے نیز کئی ہزار مقامی احباب نے جلسوں سے استفادہ کیا اور سرزمین امروہہ نے قومی یکجہتی کا شاندار نظارہ دیکھا۔

امروہہ میں احمدیت

امروہہ یو۔پی کے ضلع مراد آباد کا ایک بہت بڑا قصبہ ہے جس کی آبادی دو لاکھ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امروہہ میں احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ہی سے پھیلنی شروع ہوئی۔ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی سلسلہ کے ایک جید عالم اور بزرگ تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی رہے ہیں "یہ بزرگ شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت میں داخل ہوئے مگر بعد میں منکرین خلافت کے بہکانے سے بعض امور میں خلاف ہو گئے مگر وفات کے قریب پھر مائل ہو گئے تھے۔" (دیکھئے کتاب سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ صفحہ ۳۴۵)

آج کل امروہہ میں تقریباً اڑھائی صد احمدی احباب احمدیت کی مشعل اٹھائے دنیا کو حقیقی اسلام کی راہ دکھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو بار آور فرمائے آمین۔

کانفرنس کی تیاری اور مخالفت

محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ صوبہ یو۔پی کی زیر نگرانی اس کانفرنس کی تیاری حسب توقع شروع ہوئی۔ اس سلسلہ میں مکرم ضمیر احمد صاحب معلم وقف جدید کو ایک مہینہ پہلے ہی انتظامات کے سلسلہ میں امروہہ بھیج دیا گیا تھا۔ جنہوں نے نہایت محنت اور خلوص سے وہاں کے کاموں میں تعاون کیا جزاہ اللہ تعالیٰ کانفرنس سے پہلے ہی خدام اور احباب جماعت امروہہ کی ڈیوٹیاں مختلف انتظامات کیلئے تجویز کر کے باقاعدہ چارٹ بنا کر لگایا گیا تھا مہمانوں کے قیام کے لئے مختلف مقامات کا محلہ بسادن گنج ہی میں انتظام کر لیا گیا تھا۔ نیز مسجد کے احاطہ میں جس کی صرف بنیادیں ہی بھری گئی ہیں، ایک بڑا شامیانہ لگا کر چاروں طرف سے قنات لگا دی گئی تھی تاکہ نمازیں پڑھنے اور احباب کے اٹھنے بیٹھنے میں سہولت رہے۔

کانفرنس سے دو دن پہلے پورے قصبہ میں بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے گئے جو بیک وقت اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں طبع کروائے گئے تھے۔ علاوہ ازیں کانفرنس سے متعلق ہینڈ بل بھی شائع کئے گئے اور پورے قصبہ میں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر منادی کی جاتی رہی، جس کو مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے نہایت عمدگی سے سرانجام دیا۔

دوسری طرف غیر احمدی حضرات بھی ہماری کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے اپنا پورا زور لگا رہے تھے۔ جماعت کے خلاف اِدھر اُدھر غلط پروپیگنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس غیر احمدی باورچی پر بھی بہت دباؤ ڈالا جو کانفرنس کے ایام میں کھانے کی تیاری کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن وہ بڑی دلیری سے جماعت کے ساتھ تعاون کرتا رہا۔

اسی طرح غیر احمدیوں نے لکھنؤ سے اپنے علماء بلوا کر عین اس جگہ اپنے جلسے کئے جہاں

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل نہ کرنے کی وجہ سے چوہدری مبارک علی صاحب اور اُن کے بیوی بچوں کو ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء سے مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ احباب اس کی پوری پوری پابندی کریں۔

عہدیداران جماعت کو تاکید کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں اس فیصلہ کا اعلان احباب جماعت کی اطلاع اور تعمیل کے لئے جمعہ و دیگر اجتماعی مواقع پر کر دیں۔

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت احمدیہ اس فیصلہ کے مطابق عمل فرمائیں گے۔

ناظر امور عامہ قادیان

۱۹۷۱-۱۰-۱۶

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۲۱ اخاء ۱۳۵۰ ہش

رمضان المبارک شروع ہوتا ہے

رمضان شریف کا مہینہ اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہوگیا۔ خدا اس مہینہ کو سب بھائیوں کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت، مسرت و شادمانی اور روحانی ترقی کا موجب بنائے۔ ظاہرا طور پر رمضان شریف کے دن بھی عام دنوں اور اس کی راتیں عام راتوں کی طرح ہوتی ہیں لیکن یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ماہِ صیام کا چاند دیکھتے ہی طبائع میں ایک ایسا روحانی انبساط پیدا ہو جاتا ہے جسے محسوس تو کیا جاتا ہے لیکن الفاظ میں اس کی کیفیت بیان کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ یہ راتیں اور یہ دن عام راتوں اور دنوں کی طرح ہیں۔ بلکہ چاند نکلتے ہی ان میں نمایاں قسم کا تغیر محسوس ہونے لگتا ہے۔ ہر شخص کا مشاہدہ اس امر کی تائید کرے گا کہ اِدھر رمضان کا چاند دیکھا اُدھر رمضان شریف کی غیر معمولی برکتوں کا احساس ہونے لگا۔ مسلم گھرانوں کے اندر صبح کے وقت روزہ کی تیاری کی حرکت اور باہر مساجد میں نمازِ تراویح اور عبادات کا اہتمام وہ خارجی اثرات ہیں جنہیں روحانی برکتوں کے جلو میں مادی آنکھ بھی دیکھ لیتی ہے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ قریبًا تمام ادیانِ مروجہ اور مذاہب موجودہ میں کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود ہے۔ چونکہ بمقابلہ دیگر مذاہب اسلام کا مقام ہر بات کو درجہ کمال تک پہنچا کر اس پر احسن رنگ میں عمل درآمد کرانے کا ہے اس لئے جہاں تک روزے کا تعلق ہے اس کی ظاہری صورت سے لیکر اس کے دقیق روحانی اثرات تک اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔ کی جھلک نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک نہ صرف کھانا پینا ہی ممنوع قرار دیا گیا ہے بلکہ ہر قسم کے جنسی تعلقات اور لغو مشاغل سے بھی ممانعت کرکے تبتّل الی اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر ایک مہینہ تک لگاتار اس کی مشق کروا کر روزہ دار سے توقع کی گئی ہے کہ باقی ماندہ ایّام میں اسی کو مشعلِ راہ بنائے گا۔ اور بھوک و پیاس کے ذاتی تجربہ کے بعد اپنے غریب اور قابلِ امداد بنی نوع کی غم خواری اور عملی مدد کے لئے تیار رہے گا

قرآن کریم میں جہاں مومنوں کو سب سے پہلے روزہ کی فرضیت کا حکم دیا گیا ہے اس کے الفاظ بھی بڑے ہی پیارے اور اندازِ بیان بڑا ہی پُر اثر اور معنی خیز ہے۔ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے مومنو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ کے اعلیٰ مقام کو حاصل کر سکو!!

کیسا لطیف، مدلّل اور اثر انگیز بیان ہے۔ جامع شروط کے ساتھ روزے کا التزام اور پھر پورے مہینہ پر پھیلی ہوئی مدتِ صیام کو جس انداز سے مومنوں کے سامنے رکھا گیا ہے، وہ بجائے خود نہایت درجہ ہمّت افزا اور روح پرور ہے۔ قاعدے کی بات ہے کہ کوئی بھی کام انفرادی صورت میں خواہ کیسا ہی سخت اور پُر مشقّت کیوں نہ ہو اس کو سرانجام دینے میں جب بھی اجتماعیت کا رنگ پیدا کر دیا جاتا ہے تو نفسیاتی طور پر اس کی شدت کا انفرادی احساس کم ہو کر بڑی سے بڑی مشقت کو انگیز کرنے کے لئے انسان بخوشی تیار ہو جاتا ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ دوسروں کا عملی نمونہ ہر شخص کی انفرادی قوتِ برداشت کو بڑھاتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا کام بھی کر گزرنے کے لئے ہمّت پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ کتابِ حکیم میں اسی اسلوب کو اختیار کیا گیا۔ اور کُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ کا حکم مومنوں کو دینے کے ساتھ ہی كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ کی زائد عبارت میں اس نفسیاتی نقطہ کی جھلک دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد روزہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں معقولیت پسند طبائع کے لئے اس حکم کو زیادہ مدلّل بنا دیا گیا ہے تا اس دلیل کی روشنی میں دلوں کے اندر اطمینان کے ساتھ ساتھ تعمیل کے لئے انبساط اور انشراح بھی پیدا ہو۔ اور پھر بطور تتمہ اگلی آیت کے آغاز میں " اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ " کہہ کر ایک ماہ کی لمبی مدت کا احساس بھی کم کر دیا کہ یہ گنتی کے دن ہیں۔ جو بہر حال گذر جاتے ہیں۔ اس لئے مومنوں کو کمر ہمت باندھ کر اس مدت کو پورا کرنا چاہیئے اور اس میں تساہل سے کام نہیں لینا چاہیئے تا اس مشق سے زیادہ سے زیادہ روحانی فائدہ ہو۔

بلاشبہ رمضان شریف مومنوں کے لئے روحانی ٹریننگ کا مہینہ ہے جس میں ایک طرف پنجگانہ فرض نمازوں کو زیادہ التزام اور زیادہ توجہ اور تعاہد کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ہے پھر زائد انعامات کے حصول کے لئے نوافل کی ادائیگی بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ نوافل کی ادائیگی قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ رمضان شریف میں چونکہ روزہ کے لئے قریبًا ہر روزہ دار کو سحری کے وقت بیدار ہونا ہوتا ہے۔ اسی وقت قیام اللیل کا ایک اچھا موقعہ مل سکتا ہے۔ پھر ایک مہینہ کی ایسی مشق کے نتیجہ میں باقی ایام میں نمازِ تہجد کی عادت پڑ سکتی ہے۔ یہ وہ نماز ہے جو روحانی بلندی کے حصول اور رُوحانی ارتقاء کا بہترین ذریعہ ہے۔

رمضان شریف میں قلّتِ طعام کے ساتھ قلّتِ کلام اور قلّتِ منام کی بھی تاکید کی گئی ہے تا اس سے ایک خاص قسم کا تبتّل الی اللہ پیدا ہو۔ احادیثِ نبویہ میں اس امر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے کہ ہر روزہ دار روزہ کی ظاہری شروط کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ زبان اور آنکھ وغیرہ کا بھی روزہ رکھے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ سے ہوتے ہوئے اس کی زبان جھوٹ بولنے اور اس کے جوارح ناپسندیدہ حرکات سے نہیں رُکتے ایسے روزہ دار کا روزہ سوائے بھوک پیاس برداشت کرنے کے اور کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔

قرآن کریم نے رمضان شریف کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

کہ رمضان کا وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہُوا یا جس کی عظمت اور بزرگی پر قرآن کریم نے خصوصیت سے زور دیا ہے۔ قرآن کریم کا نزول ایک بار تو اس وقت ہُوا جب خدا تعالےٰ کا یہ کلام سیدِ ولدِ آدم حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہُوا۔ لیکن معنوی طور پر ہر سال ہی ماہِ صیام میں اس طور پر قرآن کریم کا نزول ہوتا ہے کہ مومن اس پر تدبّر کرتے ہیں۔ اور اس کے گہرے سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے رمضان شریف اور قرآن کریم کا گہرے رنگ میں تعلق معلوم ہوتا ہے۔ جب ہم اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کو دیکھتے ہیں تو دوسرے لفظوں میں اُسے قرآن کریم کی سالگرہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں پاتے۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہِ مبارک میں حضرت جبرائیل سے مل کر قرآن کریم کا دَور فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ زندگی کے آخری رمضان حضور نے دو دَور کئے۔ اس لئے آپ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے ہر مومن کا فرض ہے کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت بکثرت کرے۔ قرآن کریم ناظرہ کے ساتھ ساتھ حسب توفیق و استعداد اس کے معانی اور مطالب پر بھی نگاہ رہنی ضروری ہے۔ اور پھر اس کے لازمی اثرات سے بھی اپنے تئیں بہرہ ور بنانے کی پوری کوشش کی جانی چاہیئے۔ ہمارا اس سے مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریق پر انسان مومنانہ زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جس صورت میں فرمایا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ قرآنِ کریم کا مرقع تھے تو جو کوئی اخلاقِ محمدی میں اپنے تئیں ڈھالنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنی زندگی میں اپنائے اور اسی نہج پر اپنی ساری زندگی کو چلانے کی کوشش کرے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ رمضان شریف ایک مصفّٰی آئینہ ہے جو ایک مومن کو اپنی رُوحانی شکل و صورت کے سنوارنے میں اس طرح مدد دیتا ہے کہ قرآن کریم میں مومنانہ زندگی کے حقیقی خد و خال دیکھ کر ہر مومن اس میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرے۔

روزے کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا بیان اس وقت تک نامکمل رہے گا اگر ہم اس برکت والے مہینہ میں حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس عملی نمونہ اور ارشادِ گرامی کو ملحوظِ خاطر نہ رکھیں جو انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق ہے۔ ایک روزہ دار سحری کے وقت سے لے کر غروبِ آفتاب تک بھوک پیاس کو برداشت کرتے ہوئے اس کی شدت کا جہاں بذاتِ خود تجربہ کرتا ہے اس سے روزہ دار سے توقع کی جاتی ہے کہ اپنے غریب اور نادار بھائیوں کی تکلیف کا بھی احساس کرے، ہر ممکن وقت میں ان کی مدد کے لئے تیار رہے۔ وہاں اس مہینہ میں عملی طور پر بھی اپنے اموال خرچ کرنے کی تاکید کی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ حضور پہلے ہی "اجود الناس" تھے لیکن رمضان شریف میں تو حضور کی جُود و سخا اس تیز ہَوا سے بھی بڑھ جاتی جو زمین کے ہر گوشہ میں بھی پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں اپنے ان غریب اور قابلِ امداد بھائیوں کا بھی خیال رکھا جائے اور بطورِ شکرانہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام خلافت لائبریری کی نو تعمیر شدہ عمارت کی افتتاحی تقریب

(الفضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پر معارف خطاب

قادیان ۱۶ ر اخاء / اکتوبر)

دارالہجرت ربوہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے زیر اہتمام خلافت لائبریری کے لئے جدید طرز کی نو تعمیر شدہ وسیع اور جاذب نظر عمارت کا شاندار افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے مورخہ ۳ ر اخاء بروز اتوار بوقت پانچ بجے شام عمل میں آیا۔ اس بابرکت تقریب میں جو لائبریری کے غربی لان میں قناتوں کے درمیان منعقد ہوئی۔

جملہ ڈائریکٹر صاحبان فضل عمر فاؤنڈیشن کے علاوہ بعض اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظران و وکلاء صاحبان، انجمن وقف جدید، مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان، بعض امرائے جماعت ہائے احمدیہ، سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن بھی شامل تھے بعض اعلیٰ سرکاری حکام اور غیر از جماعت معززین بھی آئے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجے شام بذریعہ کار فاؤنڈیشن کے نائب صدر محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب کی معیت میں تشریف لائے ...... فاؤنڈیشن کے سیکرٹری اور جملہ ڈائرکٹر صاحبان اور انچارج صاحب خلافت لائبریری چوہدری محمد صدیق صاحب (ایم۔اے) نے حضور کا خیر مقدم کیا۔

چائے نوشی کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے کیا گیا۔

بعد ازاں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضور اقدس کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ نے اس ماڈرن عمارت کی تجویز، تعمیر اور پھر تھوڑے سے ہی عرصہ میں اس کی تکمیل کا ذکر کیا۔

محترم شیخ صاحب نے سپاسنامہ پڑھنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی جس پر حضور نے وقت کی تنگی کے باوجود مختصر سے وقت میں ایک نہایت پر معارف اور ایمان افروز تقریر فرمائی جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ جس رنگ میں ہماری جماعت کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نواز رہا ہے اس کا شکر ہماری زبان ادا نہیں کر سکتی بلکہ دنیا کی ساری زبانیں مل کر بھی اسے ادا نہیں کر سکتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی پر ترقی دیتا چلا جا رہا ہے۔ ہماری سب ضرورتوں کو آپ پورا کرتا ہے اور ہمارے جذبۂ خدمت کی سیری کا سامان مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔ ہم جس پہلو سے اور جس جہت سے بھی دیکھیں ہمیں تو اس کی رحمتیں اور برکتیں ہی نظر آتی ہیں۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی ہمیشہ ہم اس کے فضلوں کے مورد بنے رہیں۔ آمین

حضور نے فرمایا۔ جس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن نے لائبریری کی اس عمارت کی تجویز سوچی اس وقت ہمیں یہ ایک بڑا منصوبہ نظر آتا تھا ہم اس وقت بھی خوش تھے اور آج اس منصوبہ کی تکمیل پر بھی خوش ہیں۔ لیکن اس وقت ہماری آنکھ نے جس منصوبہ کو بڑا سمجھا تھا آج ہماری آنکھ اُسے چھوٹا پا رہی ہے اور ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہمیں تو لائبریری کی ایک ایسی عمارت کی ضرورت ہے جس میں کم و بیش پانچ لاکھ کتب رکھی جا سکیں لیکن بہر حال یہ ضرورت کا احساس ہے اسے پورا کرنے کے سامان انشاء اللہ وقت آنے پر اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا۔ لیکن اس کے لئے ابھی سے ہمیں اس عمارت کے پیچھے جو زمین ہے وہ لائبریری کے لئے وقف رکھنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک ماڈل لائبریری کا ذکر کیا ہے اور وہ ماڈل لائبریری خود قرآن ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کتاب (قرآن مجید) ایک ایسی کتاب ہے کہ

فیھا کتب قیمۃ (البینۃ)

یعنی یہ قائم رہنے والی کتب کا مجموعہ ہے۔

اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ قرآن کریم سے پہلے جو کتابیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں ان میں جتنی ابدی صداقتیں تھیں وہ سب کی سب قرآن کے ذریعے قائم کر دی گئی ہیں۔ اور قرآن میں تمام دائمی اور ابدی صداقتوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ گویا روحانی اور معنوی رنگ میں قرآن ایک بہترین لائبریری ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا نے لی ہے۔ سینکڑوں ہزاروں کتب بلکہ بڑے سے بڑے کتب خانوں کا نچوڑ اس میں موجود ہے اور فیھا کتب قیمۃ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ قرآنی اسوہ کی پیروی کرتے ہوئے لائبریریوں کے قیام کی غرض مومنوں کے نزدیک صرف یہ ہونی چاہیئے کہ دنیا میں قرآن کریم کے علوم پھیلیں اور محفوظ ہوں اور اس طرح ابدی اور دائمی صداقتیں دنیا میں ہمیشہ قائم رہیں۔ قرآن کریم کی تفسیر کے لئے جو کتب بھی لکھی جائیں یا جو کتب تفسیر میں ممد ہوں وہ سب ہماری لائبریری میں موجود ہونی چاہئیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات ہیں جو احادیث کے رنگ میں موجود ہیں وہ بھی قرآن کی تفسیر پر ہی مشتمل ہیں اسی طرح امت کے دوسرے مقربین الٰہی نے بھی جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن کے سیکھنے اور سکھانے میں ہی صرف کیں جو کتب لکھیں وہ بھی قرآن ہی کی تفسیر ہیں اس لئے وہ بھی فیھا کتب قیمۃ میں شامل ہیں اور ہماری لائبریری میں محفوظ ہونی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا لائبریری کی یہ عمارت ہماری اجتماعی قربانی کا نتیجہ ہے اب ہم انفرادی طور پر بھی قرآنی اسوہ کی پیروی کرتے ہوئے اس لائبریری کے لئے زیادہ سے زیادہ ایسی کتب مہیا کرنی چاہئیں جو کسی نہ کسی رنگ میں قرآنی علوم کی اشاعت میں ممد و معاون ثابت ہوں حضور نے فرمایا میں افراد سے یہ کہوں گا کہ آپ بہت سی ایسی کتب خریدتے ہیں جنہیں ایک دفعہ پڑھ کر پھر آپ کی اس میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے اور وہ ادھر ادھر پڑی ضائع ہو جاتی ہیں آپ کو چاہیئے کہ ایسی تمام کتب آپ ہمیں اس مرکزی لائبریری کو بھجوا دیا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق سے ہر سال ہماری اس لائبریری میں کم و بیش ایک لاکھ کتب کا اضافہ ہو سکتا ہے جس کا ثواب مفت میں ان لوگوں کو ملتا رہے گا جنہوں نے وہ کتب بھجوائی ہوں گی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ یہ عمارت تو ابھی ایک ابتداء ہے ایک درخت ہے جو لگایا گیا ہے اسے ابھی پھل لگنے ابھی باقی ہیں۔ ابھی بہت سے کام ہیں جو اس کے تعلق میں ہونے باقی ہیں ہمیں ایسے لوگوں کی بھی شدید ضرورت ہے جو علمی ریسرچ اور تحقیق کی طرف متوجہ ہوں اور اس لائبریری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمی رنگ میں جماعت کی خدمت کریں۔ مجھے افسوس ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے تحقیقی مقالہ جات لکھنے کا جو مقابلہ ہر سال کرایا جاتا ہے اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس میں اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ ہمیں چاہیئے کہ کبھی تھکنے کا نام نہ لیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

عمارت کا ملاحظہ اور اجتماعی دعا

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور، فضل عمر فاؤنڈیشن کے وائس چیئرمین محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب جملہ ڈائرکٹر صاحبان فاؤنڈیشن اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی معیت میں لائبریری کی عمارت کے وسطی دروازہ پر تشریف لے گئے۔ حضور نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر دروازے کا تالا اپنے دست مبارک سے کھولا۔ پھر حضور نے عمارت کے تمام اندرونی حصوں اور کمروں کو ملاحظہ فرمایا اور بعض قیمتی اور اہم ہدایات دیں۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فاؤنڈیشن نے لائبریری کی چابی کا گچھا فاؤنڈیشن کی طرف سے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے یہ گچھا محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی تحویل میں دے دیا۔

آخر میں حضور نے لائبریری کی ڈیوڑھی میں نصب شدہ سنگ مرمر کی ایک تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضر الوقت احباب شامل ہوئے اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ افتتاح کے وقت دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے جن کا گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔

سنگ مرمر کی جس تختی کی حضور نے

نقاب کشائی فرمائی اس پر مندرجہ ذیل عبارت کندہ ہے:-

خلافت لائبریری

تنصیب سنگ بنیاد و افتتاح

از دست مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ ۔

حضرت فضل عمر مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام عمر اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن شریف کی اشاعت میں بسر ہوئی۔ حضور کی یہ خواہش تھی کہ مذکورہ مقصد کے لئے ایک وسیع اور جامع لائبریری بھی قائم کی جائے۔ چنانچہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے لائبریری کے لئے یہ عمارت تعمیر کر کے صدر انجمن احمدیہ کی تحویل میں دے دی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل بے نہایت سے اس لائبریری کو عالمگیر فیض رسانی کا موجب بنائے۔ آمین۔

تاریخ تنصیب: ۸؍ صلح ۱۳۴۹ھ ش
۸؍ جنوری ۱۹۷۰ء

حضور ایدہ اللہ کے واپس تشریف لے جانے کے بعد تمام احباب نے بڑے شوق اور دلچسپی سے لائبریری کی عمارت اور اس کے تمام اندرونی حصوں کو دیکھا اور اس تاثر کا اظہار کیا کہ یہ ایک ماڈرن ملک کی ماڈرن لائبریری معلوم ہوتی ہے۔

اُفقِ انسانیت پر غلبہ اسلام کی شعاعیں نظر آ رہی ہیں

لیکن ساتھ ہی ہماری ذمہ واریوں میں اضافہ ہو رہا ہے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتیسویں سالانہ اجتماع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

ربوہ ۹؍ اخاء۔ کل ۸؍ اخاء ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۸؍ اکتوبر ۱۹۷۱ء) بروز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع تعلیم الاسلام کالج کی جنوبی جانب باسکٹ بال گراؤنڈ سے متصل میدان میں ذکر الٰہی اور احمدی نوجوانوں کے مخصوص مومنانہ عزم و ولولہ کی روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ساڑھے تین بجے سہ پہر مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر ایک نہایت بصیرت افروز خطاب سے اپنے خدام کو نوازا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

حضور نے اپنے افتتاحی خطاب میں سورۃ مدثر کی نہایت پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے سات صفات کا ذکر فرمایا جو ہر مومن کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں اور جن کے ذریعے انسان مظلومیت کی حالت سے نکل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں محسن کامل کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا آسمان پر اسلام کی فتح کا فیصلہ ہو چکا ہے لیکن یہ فیصلہ ہماری ذمہ داریوں میں بہت اضافہ کر دیتا ہے۔ تمام احمدی نوجوانوں کو سورۃ مدثر میں بیان فرمودہ سات صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ وہ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا کر سکیں۔

بیرونجات سے خدام کی آمد

گو اجتماع ۸؍ اخاء کو جمعہ کے روز شروع ہو رہا تھا لیکن ملک کے طول و عرض سے ذوق و شوق کے ساتھ خدام کی آمد کا سلسلہ ۷؍ اخاء کی شام کو شروع ہو گیا تھا ان کے ساتھ ہی اطفال بھی پہنچ رہے تھے جن کا اجتماع ایوانِ محمود میں ہو رہا ہے۔ ۸؍ اخاء کی صبح کو خدام مقامِ اجتماع میں داخل ہونے کے ٹکٹ حاصل کر کے مقررہ قطعات میں اپنے اپنے خیمے نصب کرنے لگے جس کے بعد چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقامِ اجتماع کے جملہ انتظامات کا معائنہ فرمایا دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر خدام مسجد مبارک میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچنے لگے۔ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر وہ مقامِ اجتماع میں آ جمع ہوئے۔ انصار صاحبان اور اطفال بھی بہت بڑی تعداد میں حضور کا افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا میں شرکت کے لئے موجود تھے۔ حتیٰ کہ حضور کی تشریف آوری سے قبل ہی مقامِ اجتماع میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ وسیع و عریض پنڈال سامعین سے پُر ہو چکا تھا بلکہ احباب کثیر تعداد میں پنڈال سے باہر بھی کھڑے تھے جس کی وجہ سے ..... سامنے کی قناعت کرنی پڑی۔

حضور کی تشریف آوری اور افتتاحی اجلاس کا آغاز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے بذریعہ کار تشریف لائے۔ مقامِ اجتماع سے باہر کم و بیش ۹۴ گھوڑ سوار خدام نے جو ایک ہی لباس میں ملبوس نہایت چاک و چوبند نظر آ رہے تھے لمبی قطار میں کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ بیرونی مجالس کے ان گھوڑ سوار نوجوانوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش پر اس لئے گھوڑوں کو پالا ہے اور شہسواری سیکھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے قیامت تک گھوڑے کی پیشانی میں برکت رکھ دی گئی ہے۔

جونہی حضور کی کار پنڈال کے قریب آ کر رکی۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر اور مہتممین نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ اور پنڈال میں بیٹھے ہوئے احباب نے پُر جوش اسلامی نعرے بلند کئے۔ حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر کارروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم صالح محمد صاحب واقفِ زندگی نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ جس کے بعد مکرم عبد الحفیظ صاحب کھوکھر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی مشہور نظم

زندہ لانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ حضور نے خدام سے اُن کا عہد دہرایا۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ اجتماعی دعا کے بعد حضور نے اپنا بصیرت افروز افتتاحی خطاب شروع فرمایا۔ جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

حضور نے اپنی تقریر کے شروع میں اپنی علالتِ طبع کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میں لمبا عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے نماز کے لئے مسجد میں نہیں جا سکا۔ اور اس طرح اپنے دوستوں سے دور رہنے کی ذہنی تکلیف میں مبتلا رہا ہوں۔ الحمد للہ کہ اب قریباً سب عوارض دور ہو گئے ہیں۔ البتہ گھٹنوں میں ابھی کی تکلیف کچھ باقی ہے۔ لیکن اس میں بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۸ فیصد کمی ہو چکی ہے۔ تاہم ابھی میں التحیات کی حالت میں بیٹھ نہیں سکتا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تکلیف بھی جلد دور فرما دے۔ آمین۔

فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی بشارتوں کے ماتحت یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ تکلیف بھی جلد دور ہو جائے گی۔ اس کے بعد حضور اقدس نے سورۃ المدثر کی ان آیات کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَاَنْذِرْ
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ وَلَا
تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ وَلِرَبِّكَ
فَاصْبِرْ۔

حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سات حکم دیئے ہیں جو دراصل مومنوں کی ایسی صفات پر مشتمل ہیں جن کے ذریعہ وہ مظلومیت کے مقام سے بلند ہو کر محسن کے مقام پر فائز ہو جاتے ہیں اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور تربیت سے متعلق اپنے فرائض کو بدرجہ احسن ادا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں وہ صفات یہ ہیں (۱) لباسِ تقویٰ میں ملبوس ہو کر وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں (۲) وہ ہر جگہ جا کر خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس طرح دنیا کو تباہی سے بچانے کا فریضہ ادا کرتے ہیں (۳) وہ اپنے رب کی بڑائی کا اظہار کرتے ہیں اور اسی پر اُن کو توکل ہوتا ہے (۴) وہ ظاہری اور باطنی طور پر لوگوں کو مطہر بناتے ہیں۔ اور ان کی تربیت کرتے ہیں (۵) وہ شرک سے یعنی خدا سے دوری سے بچتے اور دوسروں کو بھی بچاتے ہیں (۶) وہ احسان کے مقام پر فائز ہو جاتے ہیں اور سب کے محسن ہوتے ہیں یعنی حقیقی محسن

ظلم و مصائب میں شجاعت کا نمونہ دکھاتے ہیں حضور نے ان صفات کے متعدد پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور پھر نہایت مؤثر الفاظ میں خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہ ساتوں صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسلام کو پھر پہلی سی شان و شوکت حاصل ہو گی۔ اُفقِ انسانیت پر غلبہ اسلام کی شعاعیں نظر آ رہی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہماری ذمہ داریوں میں بھی بے حد اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بالخصوص نئی نسل پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے بھی بہت ہی فکر ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے نوجوان ان ذمہ داریوں کو سمجھیں وہ یہ صفات اپنے اندر پیدا کریں تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کر سکیں۔ آمین۔

حضور کی تقریر کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی جس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔ اجتماع کی کارروائی پروگرام کے مطابق جاری رہی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں

تحقیق کے نئے گوشے

مکرم شیخ عبد القادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انیسویں صدی کے آخر میں دنیا کے سامنے یہ تحقیق پیش کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے وہ کنعان سے ہجرت کر کے بلادِ شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ بالآخر کشمیر پہنچے جہاں انہوں نے وفات پائی۔ اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کا مقبرہ ہے۔

آپ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں کہ کشمیر کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں آئے۔ کوہِ سلیمان پر عبادت کرتے رہے۔ ان کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا۔ جس کے لفظ یہ تھے کہ

"یہ ایک شہزادہ نبی ہے۔
وہ بلادِ شام کی طرف سے آیا
تھا نام اس کا یوز ہے پھر کتبہ
سکھوں کے عہد میں محض
تعصب اور عناد سے مٹایا گیا
اب وہ لفظ اچھی طرح پڑھے
نہیں جاتے"۔ (ص ۱۴۱)

تاریخِ کشمیر کا ایک قلمی نسخہ سرینگر میں غلام محی الدین صاحب داچھو کے پاس موجود ہے۔ الحاج خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم بار ایٹ لاء نے اپنی کتاب

JESUS IN HEAVEN ON EARTH

میں اس کتاب کے ایک ورق کا فوٹو دیا ہے۔ جس میں تختِ سلیمان کے ان کتبوں کا بیان ہے جن میں لکھا ہے کہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل کشمیر میں یوز آسف کے نام سے معروف تھے۔ حضرت مسیح کو ماننے والے سلیمان نامی ایک ماہر تعمیرات نے مندر کی مرمت کے دوران یہ کتبے تحریر کئے اس نسخہ کے ابتدائی ورق ضائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا مصنف کون ہے۔ خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم کا خیال ہے کہ ملّا نادری اس کے مصنف ہیں۔ یہ کشمیر کی قدیم ترین فارسی تاریخ ہے۔ جس کا نام تاریخ نادری ہے۔

ملا نادری کشمیر کے سب سے پہلے مسلمان مؤرخ ہیں۔ آپ نے سلطان سکندر کے عہد (۱۳۸۹ - ۱۴۱۳) میں اپنی تاریخ لکھنا شروع کی اور سلطان زین العابدین کے عہد ---- (۱۴۲۰ - ۱۴۷۰) میں اسے مکمل کیا۔

ڈاکٹر صوفی اپنی کتاب "کشمیر" میں لکھتے ہیں۔ کہ نادری مؤرخ بھی تھے۔ اور شاعر بھی افسوس ہے کہ نہ ان کا دیوان ملتا ہے۔ نہ تاریخ

(KASHMIR VOL I P-165)

جماعتِ احمدیہ کشمیر کو چاہئے کہ غلام محی الدین صاحب داچھو یا ان کے خاندان سے یہ نسخہ حاصل کر کے اسے محفوظ کر لیں یہ ایک نادر نسخہ ہے۔ اور "اناجیل کشمیر" کا پیش خیمہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشفاً بتایا گیا کہ کشمیر سے ایسی اناجیل برآمد ہوں گی۔ جو کہ کسرِ صلیب کا ثبوت ہوں گی۔ خدائی وعدوں پر ہمارا ایمان ہے۔ موجود الوقت شواہد کو محفوظ کرنا وقت کا ایک اہم تقاضہ ہے۔

(۲)

کشمیر کی ایک فارسی تاریخ، جو کہ پرانے کاغذوں کی مدد سے ۱۸۷۴ء میں لکھی گئی۔ لندن میوزیم کی تاریخی نوادرات میں محفوظ ہے۔ یہ بدیع الدین کی تاریخ "گوہر عالم" ہے۔

برٹش میوزیم لندن میں تاریخ کشمیر کے ۹ قلمی نسخے موجود ہیں۔ ان میں اس تاریخ کا ساتواں نمبر ہے۔ اس کے ۹۱ اوراق ہیں

RIEUS CATLOGUE
VOLUME III P 1195

ایچ ایچ ولسن نے اپنے ایک مقالہ میں اس تاریخ کے بعض حوالے دیئے ہیں۔ ایک حوالہ ملاحظہ ہو

Bedia-ud Lein notices a tradition that the tomb in this bulding was said to enshrine the remains of a christian abastle An Essay on the Hindu history of Kashmir first Pubbished in the Asiatic researeres Sesam pore, VOL XV' 1825, PP 1-119 also See, THE Hindu History of Kashmir By wilson P 28

تختِ سلیمانی کی عمارت میں ایک قبر ہے۔ جس کے متعلق روایت ہے کہ یہ ایک عیسائی حواری کا مقبرہ ہے۔

بالکل ممکن ہے ---------------- کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے شاگرد سلیمان نامی یہاں دفن ہوں گے۔ جس کے باعث اس پہاڑی کو تختِ سلیمانی کا نام دیا گیا۔ بدیع الدین کی تاریخ "گوہر عالم" کی مائیکرو فلم بنائی جا سکتی ہے۔ اور اس کے عکس کی اشاعت کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

(۳)

اس کے علاوہ برٹش میوزیم میں تاریخِ کشمیر پر مشتمل حسبِ ذیل نادر نسخے موجود ہیں۔ عام طور پر راجہ گوپادت کے بیان میں یوز آسف کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس راجہ کے نام کے نیچے جو وقائع درج ہیں ان کو دیکھنا ضروری ہے۔

نمبر نسخہ ۲ - بہارستان شاہی ۱۸۰ اوراق ۱۶۱۴ء

" ۳ - تاریخِ کشمیر ۲۱۴ اوراق
مصنف حیدر ملک چادورہ ۱۶۲۰ء

" ۴ - تاریخِ کشمیر ۱۱۲ اوراق
از پنڈت نرائن کول عاجز ۱۷۱۰ء

نمبر نسخہ ۵ - نوادر الاخبار ۱۳۱ اوراق
از ابو رفیع الدین احمد ۱۷۲۳ء

" ۶ - وقائع کشمیر ۳۱۵ اوراق
از محمد اعظم ۱۷۴۷ء

" ۷ - حشمت کشمیر ۲۰ اوراق
از عبد القادر خاں ۱۸۲۹ء

" ۸ - لبۃ التواریخ ۱۲۳ اوراق
مصنف نامعلوم ۱۸۴۵ء

ان میں سے بعض نسخے پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور لاہور میوزیم میں بھی ہیں۔

(۴)

کاشغر چین کے صوبہ سنکیانگ کا اہم شہر ہے۔ شاہراہ ابریشم یہاں سے گزرتی ہے۔ کاشغر سے چھ میل کے فاصلہ پر مزار مریم ہے۔ جسے بو مریم کا مزار کہتے ہیں۔ مقامی روایت بتاتی ہے کہ یہ حضرت مریم صدیقہ کا مزار ہے۔ نکولس مؤرخ نے اپنی کتاب

HEART of ASIA

میں اس روایت کا ذکر کیا ہے۔

ب :- مزار مریم سے چند میل کے فاصلہ پر ایک ٹیلہ ہے۔ جسے کھود کر خانہ در خانہ کر دیا گیا ہے۔ ان خانوں میں متقدمین کی ہڈیاں اور ڈھانچے تہ در تہ رکھے ہیں۔ مقامی زبان میں اس ٹیلہ کا نام "کبوتر خانہ" ہے۔ یعنی کبوتر خانہ سرارل سٹین مشہور ماہر آثار قدیمہ کہتے ہیں۔ یہ نسطوری عیسائیوں کے پنجر ہیں۔ قرونِ اولیٰ میں یہاں نسطوری عیسائی آباد تھے۔

ج :- آگے جائیں تو ماری کا مقبرہ ہے ماری حضرت مسیح کے ستّر شاگردوں میں سے ایک تھے۔ نسطوری انہیں اپنا پہلا بشپ مانتے ہیں ماری کے مقبرہ کے ساتھ ایک سوتا سٹری کے آثار بھی ملتے ہیں۔ قرونِ اوّل میں کشمیر اور کاشغر کا الحاق ہو چکا تھا۔ دونوں علاقے کشان سلطنت میں شامل تھے پیکنگ میوزیم ان آثار پر روشنی ڈال سکتا ہے۔ میں نے تحقیق کی غرض سے ڈائریکٹر پیکنگ میوزیم کو ایک مکتوب بھیجا ہے۔ اگر کوئی دوست چین بالخصوص کاشغر جائیں تو وہ اس تحقیق میں حصہ لے سکتے ہیں

بہ مفت این اثیر لبرنز زاد مقد اسے اتی رہ

قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

رمضان المبارک کے احکام اور مسائل

(خورشید احمد انور)

بدر کا یہ شمارہ جب تک اپنے قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا رمضان شریف کا بابرکت مہینہ اپنی تمام تر برکات و فیوض کے ساتھ شروع ہو چکا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو انفرادی اور جماعتی ہر دو جہتوں سے ان مبارک ایام کے حقیقی اغراض و مقاصد کو بطریقِ احسن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی زندگیوں میں وہ عظیم انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔ جو خداتعالےٰ کی نگاہ میں محبوب ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

احباب کے افادہ و سہولیت کے پیشِ نظر رمضان المبارک کے بعض اہم مسائل و احکام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تا وہ ان تمام احکام اور مسائل کو بطریق احسن بجا لاکر اس ماہ مقدس کی برکات و فیوض سے کما حقہٗ مستفید ہو سکیں وباللہ التوفیق۔

● —— ہجری تقویم کا مدار چونکہ تمام قمری پر ہے۔ اس لئے رمضان کے روزوں کے لئے ماہ رمضان کے چاند کا دیکھنا ضروری ہے۔ ارشادِ نبوی ہے کہ:۔

صوموا لرویتہٖ وافطروا لرویتہٖ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین۔

یعنی:۔ ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور ماہِ شوال کا چاند دیکھ کر عید الفطر مناؤ۔ ہاں اگر مطلع ابر آلود ہو اور چاند دکھائی نہ دے تو ماہ رمضان کے تیس ۳۰ دن پورے کرکے رمضان کے روزے شروع کرو۔

● —— ماہ نو کا چاند دیکھنے پر یہ دعا کرنا سنّتِ نبویؐ ہے کہ

اللّٰھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ ھلال رشد وخیر

ترجمہ:۔ اے خدا ہم پر اس چاند کو امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔ خدایا! یہ ہلال ہمارے لئے موجب رشد اور ہدایت ہو۔

● —— ارشادِ نبوی ہے کہ:۔

تَسَحَّرُوْ فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً

یعنی:۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے کے نتیجہ میں روحانی اور جسمانی لحاظ سے کئی قسم کی برکات حاصل ہوتی ہیں

● —— اسلام نے چونکہ تمام اعمال کا دار و مدار نیت پر رکھا ہے۔ اس لئے روزہ رکھنے سے پہلے بھی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ حالت روزہ میں اس کے جملہ آداب و احکام محفوظ رہیں اور روزہ دار ہمہ وقت ان کا پاس رکھ سکے

● —— رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے اغراض و مقاصد کے ضمن میں ایک اہم غرض ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ:۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہٖ فلیس للّٰہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہٗ

یعنی:۔ روزہ کا اصل مقصد ہر قسم کی لغویات و فواحش سے مجتنب ہو کر اصلاح نفس اور تزکیہ قلب ہے جو شخص روزہ رکھ کر بھی کذب بیانی اور اعمالِ قبیح سے پرہیز نہیں کرتا۔ اس کا اپنی ضروریاتِ بشری کو ترک کر دینا خداتعالےٰ کی نگاہ میں قابل قبول نہیں

● —— فرمانِ نبوی ہے کہ:۔

من نسی وھو صائم فاکل و شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ۔

ترجمہ:۔ جس نے روزہ کی حالت میں سہوًا کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا (وہ روزہ دار ہی کے حکم میں ہے) اسے چاہیئے کہ اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ خدا نے ہی اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔

● —— اسی طرح بحالتِ روزہ از خود قے ہونے، شدت گرمی کے باعث سر یا چہرے پر پانی ڈالنے، مسواک وغیرہ کرنے یا اشد مجبوری کی حالت میں آنکھوں میں سُرمہ یا کوئی دوسری دوائی ڈالنے سے روزہ میں کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا۔ البتہ عمدًا قے کرنے، ٹیکہ یا انجیکشن لگوانے، اینما کرانے اور عمدًا کوئی چیز کھا لینے سے روزہ ضرور ٹوٹ جاتا ہے۔ جس کے لئے روزہ کی قضا کے علاوہ کفّارہ بھی واجب آتا ہے۔ کفّارہ کی صورت میں ۶۰ روزے رکھنا یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ۶۰ دن تک ایک ہی مسکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔

● —— ارشاد نبوی:۔ ان اللہ وضع عن الحامل والمرضع الصوم کے مطابق حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ مطلقًا معاف رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مسافر یا بیمار اور حائضہ عورت کے لئے سفر، مرض اور ماہواری کے مخصوص ایام میں روزے سے رخصت دی گئی ہے۔ ان ایام مخصوصہ کے گذر جانے کے بعد رمضان کے روزوں کی قضاء ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بوجہ مجبوری قضا بھی نہ کر سکے اس کے لئے روزوں کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔ جو ایک دن کے روزہ کے عوض کسی غریب و مسکین کو دونوں وقت کا کھانا کھلانا مقرر ہے۔

● —— رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے غروبِ آفتاب کے ساتھ ہی روزہ افطار کرنے کو پسندیدہ امر قرار دیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ لایزال النّاس بخیر ما عجّلوا الفطر۔ یعنی:۔ لوگ تب تک خیر و برکت میں رہیں گے جب تک روزہ کے افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔

● —— کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنّت نبوی ہے۔ نیز افطاری کے بعد یہ دعا کرنا بھی مسنون ہے کہ اللھم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت:۔ یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی حکم سے روزہ رکھا اور تیرے عطا کردہ رزق سے افطار کیا۔

● —— از خود روزہ افطار کرنے کی طرح کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانا بھی موجب خیر و برکت ہے حدیث نبوی ہے کہ من فطر صائمًا فلہ مثل اجرہٖ یعنی:۔ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لئے بھی روزہ دار کے برابر اجر ہے۔

● —— ماہ رمضان شروع ہونے سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنے سے آنحضرت صلعم نے تاکیدًا منع فرمایا ہے۔ اسی طرح رمضان ختم ہونے کے بعد عید الفطر کے دن روزہ رکھنے سے بھی حضور نے سختی کے ساتھ منا ہی فرمائی ہے۔ البتہ جس شخص کی عادت ہی یہ ہو کہ وہ ہمیشہ سے رمضان شروع ہونے سے پہلے روزہ رکھتا چلا آرہا ہو۔ ایسا شخص رمضان سے ایک یا دو دن قبل بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔

● —— رمضان کا آخری عشرہ اپنے جلو میں بے شمار برکات و فیوض لاتا ہے اس عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا اور عبادات و ذکرِ الٰہی کا خاص اہتمام کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ یہی وہ ایام ہیں جن میں لیلۃ القدر آتی ہے جس کے بارے میں فرمانِ نبوی ہے کہ تحرّوا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان۔ یعنی:۔ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور جب وہ مبارک گھڑی کسی کو نصیب ہو جائے تو وہ یہ مسنون دعا کرے کہ:۔ اللّٰھم انک عفوٌّ تحب العفو فاعف عنّی:۔ یعنی اے خدا تو نہایت درجہ عفو اور درگذر کرنے والا ہے۔ اور درگذر کرنا تیرے حضور پسندیدہ امر ہے۔ پس تو میری کوتاہیوں اور غفلتوں سے بھی درگذر فرما۔

● —— رمضان کے اختتام پر بطور شکرانہ عید الفطر کا دوگانہ ادا کیا جاتا ہے۔ نمازِ عید سے قبل گھر کے تمام خورد و کلاں افراد کی طرف سے خواہ وہ خادم ہوں یا مخدوم صدقۃ الفطر کی ادائیگی ضروری ہے۔ حتّٰی کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی اس بچہ کی طرف سے بھی واجب ہے جو نمازِ عید سے پہلے پیدا ہُوا ہو اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضورؐ فرماتے ہیں طھرۃ للصیام وطعمۃ للمساکین یعنی صدقۃ الفطر کی ادائیگی روزوں کی پاکیزگی اور مساکین کے لئے ذریعہ خوراک ہے صدقۃ الفطر کی شرح حضورؐ نے ایک صاع مقرر فرمائی ہے اسکی متبادل جنس یا قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ صاع ہمارے یہاں کے وزن کے مطابق تقریبًا ۲½ کلو کا ہوتا ہے

● —— عید الفطر کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے رکھنا بھی سُنّتِ نبوی ہے ارشاد نبوی ہے کہ جس شخص نے رمضان کے ۳۰ روزوں کے علاوہ شوال کے بھی چھ روزے رکھے تو کیونکہ ہر نیکی کا اجر کم از کم دس گنا ہوتا ہے اس لحاظ سے اس نے گویا متواتر ایک سال کے روزوں کا ثواب حاصل کیا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان احکام پر بحسن خوبی عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

یومِ معراج کا اصل مقصد عالمِ اسلام کا اتحاد

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ

(۱)

بعثتِ نبوی کی دسویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف کا عظیم واقعہ پیش آیا قرآن مجید اور کتبِ احادیث سے یہ حقیقت ثابت ہے کہ معراجِ رسول نورانی جسم کے ساتھ ہوا تھا۔ چنانچہ سورۃ بنی اسرائیل میں وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ اس واقعہ کو رؤیا قرار دیا گیا ہے۔ اور بخاری شریف میں معراج کے ضمن میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ فیما یری قلبہ وتنام عینہ ولا ینام قلبہ

یعنی:۔ معراج اس صورت میں ہوا کہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا اسی معراج میں آنحضرت صلعم پر اُمتِ مسلمہ کے لئے پانچ نمازوں کی فرضیت ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور امامت میں تمام انبیاء سابقین نے نماز ادا کی اور اس میں سرِّ الٰہی یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک ہی سید الانبیاء ہے اور آپ ہی خاتم النبیین ہیں اور آپ ہی وہ موعود نبی ہیں۔ جن کی آمد کے متعلق۔ انبیاء علیہم السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی اور آپ کو فکان قاب قوسین اوادنیٰ کے مطابق دیدار الٰہی نصیب ہوا۔ غرض اس روحانی سفر کا مقصد دنیا کو یہ بتلانا مقصود تھا کہ آنحضرتؐ بلحاظ خصائل و مناقب تمام انبیاء سے ارفع اور افضل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجدِ حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے جانے میں یہ واضح اشارہ تھا کہ فلسطین کا علاقہ اور بیت المقدس شہر مسلمانوں کو دیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن کریم نے جہاں اس تاریخی واقعہ عظیمہ کا اظہار کیا وہاں اس کا بنیادی مقصد یہ بھی بیان کیا کہ لنریہ من آیاتنا (بنی اسرائیل) تاکہ ہم آپ کو بعض نشانات دکھلائیں چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عملی طور پر خدا تعالے نے بیت المقدس کا علاقہ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں مسلمانوں کو دیا جبکہ اسلامی فوج اردگرد کے علاقہ کو فتح کرتی ہوئی بیت المقدس میں داخل ہو گئی اس شہر کا محاصرہ کرنے کے لئے شہر کے اردگرد اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈال دیا

اسلامی لشکر

کی بعض سرکردہ شخصیتوں نے عیسائیوں سے یہ شہر پُرامن طریقہ سے مسلمانوں کے سپرد کر دینے کے لئے کہا۔ مگر سب سے بڑے بشپ نے اسلامی لشکر کے کمانڈر سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ شہر آپ کے خلیفہ کے سپرد کیا جائے گا۔ یہ اسلامی رواداری کا بیّن ثبوت ہے کہ بیت المقدس کا شہر کُلیۃً مسلمانوں کے قبضہ میں آسانی سے آسکتا تھا مگر اس شہر کے تقدس اور عظمت کے پیشِ نظر مسلمان کمانڈر کی طرف سے اس شہر اور اس کے باشندوں کو بچانے کے لئے اور مقدس مقامات کی حرمت کے پیشِ نظر یہ درخواست کی گئی تھی اس درخواست پر مسلمان جرنیلوں اور فوجی افسروں نے حضرت عمرؓ کو یہ پیغام دیا چنانچہ تاریخِ اسلام کا یہ مشہور ترین واقعہ ہے۔ حضرت عمرؓ ایک غلام کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ یہ قافلہ منزل بہ منزل قیام کرتا ہوا اور حضرت عمرؓ اور غلام باری باری سوار اور پیدل ہونے کی صورت میں بیت المقدس پہنچتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے لباس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ عیسائی پادری اس منظر کو دیکھ کر بہت متأثر ہوئے۔ چنانچہ عیسائی جنگجو اشخاص نے شہر کی فصیل سے اتر کر سب سے بڑا دروازہ کھول دیا اور حضرت عمرؓ شہر میں داخل ہو گئے۔ عیسائیوں نے آپؓ کا بصد احترام استقبال کیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہماری مقدس کتابوں میں بیت المقدس کے شہر کے فاتح کی جو علامات درج ہیں وہ آپ میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم یہ شہر آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کے تمام اہم اور تاریخی مقامات کی زیارت کی۔ سب سے بڑے گرجے جسے عربی میں کنیسۃ القیامۃ (CHURCH OF RESURRE-CTION) کہا جاتا ہے کو دیکھتے ہوئے نماز کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ آپ نماز پڑھنے کے لئے گرجے سے باہر تشریف لے آئے عیسائی پادری نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ آپ گرجے میں نماز ادا کریں مگر آپ نے مستقبل کے حالات اور دوررس مذہبی جذبات کوائف کے پیشِ نظر نماز گرجہ سے باہر متصل جگہ میں ادا کی گرجہ کے بڑے دروازہ کے سامنے ایک مولہ سے بھی کم جگہ تھی اور اس کے نشانات اب تک محفوظ ہیں۔ آپ نے عیسائیوں کی درخواست پر فرمایا کہ اگر میں اس جگہ گرجہ میں نماز ادا کر لوں تو آئندہ مسلمان فاتحین اس کو بنیادی امر قرار دیں گے۔

(۲)

بیت المقدس کا شہر بدو جزر کے ادوار اور کئی تاریخی مراحل سے گزرا اور یہ مسلمانوں کے زیرِ اقتدار رہا سوائے اس درمیانی کے عرصہ کے جب کہ پوپ نے صلیبی جنگ کا آغاز کیا جس میں یورپ کے مختلف شاہی خاندانوں کے چشم و چراغ بھی شامل ہوئے اور وقتی طور پر ۱۰۹۹ء میں بیت المقدس پر قبضہ کر لیا گیا عیسائیوں نے بیت المقدس شہر کے لوگوں پر اس قدر مظالم کئے کہ اس شہر کی گلیوں میں لاشوں کے انبار کے انبار لگ گئے اور وہ کشت و خون ہوا کہ گھوڑوں کے ٹاپوں سے خون کے فوارے سواروں پر پڑتے تھے۔ مگر ایک مردِ خدا صلاح الدین ایوبی اُٹھا اور اس نے ۱۱۶۹ء میں فرزندانِ اسلام کی غیرت وحمیت کو اُبھارا اور عیسائیوں کے خلاف الجہاد العام کا اعلان کر دیا اور ۱۱۸۷ء میں مسلمانوں نے بیت المقدس پر دوبارہ قبضہ کر لیا لیکن جنگِ عظیم میں برطانوی حکومت نے ۱۹۱۷ء میں فلسطین کا علاقہ بشمول بیت المقدس ترکوں سے چھین لیا گو برطانوی کمانڈر انچیف لارڈ ایلن بی ALLENBY نے اس علاقہ کو فتح کر لیا مگر باوجود اس کے بیت المقدس کا شہر مسلمانوں کے کنٹرول میں ہی رہا مگر یہود اور عربوں کی جنگ میں یہود نے اس شہر پر جسے عبرانی زبان میں یروشلم کہا جاتا ہے۔ قبضہ کر لیا اور یہود اپنی ہر سالانہ ضیافت عید فسح میں آئندہ سال یروشلم میں کا جو نعرہ لگاتے تھے وہ پورا ہو گیا ان کی اس آرزو کے تحت اب دوسرا تخریبی قدم یہ ہے کہ "المسجد الاقصیٰ کی جگہ ہیکلِ سلیمانی" تعمیر کیا جائے جس کا نقشہ تیار کر لیا گیا ہے۔ یہود کے اس شہر کے متعلق کیا عزائم ہیں۔ مشہور یہودی لیڈر ملتشت کہتا ہے:

"آج وہ دن بہت ہی قریب آچکا ہے جس میں ہیکلِ سلیمانی مسجد اقصیٰ کی جگہ دوبارہ بنایا جائے گا۔ میں اپنی بقیہ زندگی مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے لئے وقف کرتا ہوں"

یہ صورتِ حال مسلمانانِ عالم کے لئے ایک المیہ ہے۔ اور یہودی عزائم ہر مسلمان کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں۔

اگر آج عالم اسلامی کے اتحاد کی تکمیل ہو جائے تو ان تمام مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ وہ علاقہ جس کا ذکر خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن حکیم میں ہے اور احادیث میں وارد ہوا ہے۔ اور مسجد اقصیٰ کے ساتھ تو ہر غیور مسلمان کے جذبات قدر و احترام وابستہ ہیں۔ وہ ایسے دشمن کے ہاتھ میں ہے جو عالم اسلام کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہے۔

(۳)

چند روز ہوئے سعودی عرب کے شاہ فیصل نے سعودی وزارتِ خارجہ کی ایک تقریب میں اہم خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

اسلام دشمن طاقتیں اور عالمگیر صیہونی تحریک مسلمانوں اور ان کے ملکوں کو ختم کرنے کی ناپاک سازش میں مصروف ہے۔ اسلئے عالم اسلام کو مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جانا چاہئے۔ اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور باہمی تعاون وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے۔ اسلام کا روح افروز عقیدہ اتحاد اور استحکام

(باقی صفحہ پر دیکھیں)

امروہہ میں جماعتہائے احمدیہ یو۔پی کی دو روزہ کامیاب سالانہ کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

ہمارا سشن ہاؤس تھا۔ اور جہاں محترم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج مبلغ صوبہ یوپی کا قیام تھا۔ ہماری کانفرنس مورخہ ۷؍۸؍ اکتوبر کو مقرر تھی۔ لیکن ۶؍ تاریخ سے غیر احمدیوں کا جلسہ شروع ہو گیا۔ اور یہ جلسے ہماری کانفرنس کے ایام میں بھی جاری رہے۔ تاکہ پبلک کو ہماری کانفرنس میں شمولیت سے روکا جا سکے

احباب جماعت اور محترم صاحبزادہ صاحب کی آمد

مورخہ ۶؍ اکتوبر سے ۷؍ اکتوبر کی شام تک مہمانوں کی آمد ہوتی رہی قادیان سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مورخہ ۷؍ اکتوبر کی شام چھ بجے بذریعہ کار تشریف لے آئے۔ جس سے احباب جماعت میں مسرت کی ایک خاص لہر دوڑ گئی۔ اس کانفرنس میں میرٹھ۔ انجولی شاہجہانپور۔ بریلی۔ ٹلی پورہ بکھرہ۔ بھوگاؤں کانپور۔ حاجی نگر۔ ساندھن۔ روڑکی۔ دہلی اور قادیان کے احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ جس سے محلہ ساداں گنج میں خوب چہل پہل اور رونق ہو گئی۔ اور اسلامی اخوت و مساوات پیار و محبت درس و تدریس اور عبادت و ذکر الٰہی کا ایک روح پرور دینی ماحول پیدا ہو گیا۔

کانفرنس کا پہلا دن

مورخہ ۷؍ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو امروہہ کے ہندو انٹر کالج (رام لیلا گراؤنڈ) میں احمدیہ کانفرنس کا پہلا اجلاس رات کے ۸½ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تلاوت قرآن مجید کی بعدہٗ عزیز محبوب احمد صاحب نے نظم پڑھی جس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

تعارفی تقریر

محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ صوبہ یوپی نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے بتلایا کہ جب بھی مذہبی اور اخلاقی گراوٹ پیدا ہوتی ہے۔ تو خدا کی طرف سے برگزیدہ افراد دنیا کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے قرآن و حدیث اور گیتا سے بھی استدلال کیا اور بیان کیا کہ موجودہ دور کی الجھنوں سے انسان مذہب کے احکام پر عمل کر کے ہی چھٹکارا پا سکتا ہے۔ اور خدا سے تعلق پیدا کر کے ہی وہ با اخلاق بن سکتا ہے۔ بانی سلسلہ عالیہ علیہ السلام نے یہی چیز دنیا کے سامنے پیش فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو شخص خدا اور اس کے تعلق پر یقین نہیں رکھتا۔ وہ میرے پاس آتے میں اس کو اس کا ثبوت مہیا کروں گا تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ہمیں یہ زرّیں اصول سکھایا ہے۔ کہ جو مذہب دنیا میں قائم ہو چکا ہے۔ اس کے بانی خدا کی طرف سے تھے۔ ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیئے۔ اس غرض کے لئے ہم سرو دھرم سمیلن (کل مذاہب اجتماع) منعقد کرتے ہیں۔

اتو ایکتا اور ویدک دھرم

اس اجلاس کی دوسری تقریر جناب شری سدرشن آچاریہ جی "سناتن دھرم" کے نمائندہ نے مذکورہ عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کا یہ کل مذہب اجتماع واقعی قابل تعریف ہے۔ اور پبلک کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہمارا موجودہ زمانہ کلجگ کا دور ہے۔ جس میں بدامنی اور بے چینی ہے۔ جو بھگوان کی آرادھنا اور عبادت کے بغیر دور نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے رام چندر جی مہاراج اور تلسی داس وغیرہ کے اقوال اور تاریخی واقعات سے استدلال کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ انسان کو حقیقی اطمینان خدا کی عبادت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے رام چندر جی اور کرشن جی مہاراج نے اوتار لیا تھا۔

سیرت آنحضرت صلعم اور آپ کی

امن و رواداری کی تعلیم

تیسرے نمبر پر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ انچارج بمبئی نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور کی بے چینی اور مذہب بیزاری اور بدامنی کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ اسلام امن و شانتی اور صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ اسلام۔ مسلم السلام علیکم کے معنی سے اس کا استدلال کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کے بارے میں جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی وضاحت کی اور فرمایا و لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ آنحضرت صلعم کی زندگی کا ہر دور دنیا کے ہر انسان کے لئے کامل نمونہ ہے۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے آپ کی قوت برداشت صبر۔ ضبط۔ تحمل۔ انکساری۔ عفو و درگذر اور انسانی مساوات کے بے نظیر نمونے پیش کئے۔ اور کہا کہ آجکل جھگڑے اسی لئے پیدا ہو رہے ہیں کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی ہمیں ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کرنا چاہئے۔ ہم احمدی کسی کی چاپلوسی کی غرض سے نہیں بلکہ قرآن مجید کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہر قوم میں نبی رشی منی اور اوتار آئے اور ہم انہیں اپنا بزرگ تسلیم کرتے ہیں۔ اور آج حکومت جس قومی یکجہتی کو قائم کرنا چاہتی ہے۔ وہ صرف اس قسم کے اسٹیجوں سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ ہمارا مقصد دلوں کو فتح کرنا ہے اور ایک دن یقیناً ہم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

اس تقریر کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے نہایت خوش الحانی سے نعت رسول پڑھی۔

سیرت مسیح موعود علیہ السلام

نظم کے بعد خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا ہے کہ حضور نے آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ پر پوری طرح عمل کیا ہے۔ اور اسی کی برکت سے آپ کو اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہوا ہے آپ کے آنحضرت صلعم سے عشق اور اشاعت اسلام کے بے پناہ جذبہ سے متعلق تحریرات و اشعار اور سیرت کے بعض واقعات سے استدلال کر کے جماعت کے بارے میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

قومی ایکتا اور جین دھرم

اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے جناب ابھی نندن کمار جین نے سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ علیہ السلام کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ احمدیہ مشن کی طرف سے جو یہ پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس سے پیار و محبت کا ثبوت ملتا ہے۔ انہوں نے حضرت مہاویر کی سیرت اور اہنسا کے عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ روح کی اصلاح کا ذریعہ مذہب ہی ہے۔ اور موجودہ بے چینی دور کرنے کا علاج یہی ہے کہ انسان انسان سے پیار کرے اور آپس میں مساوات اختیار کی جائے۔ اپنے اسی نظریہ کو بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل شعر پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کیا کہ

آدمی مل کے رہیں کہ اے لوگو!
مل کے رہنا بھی ایک عبادت ہے

سیرت شری کرشن جی مہاراج

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی مذکورہ عنوان پر تھی آپ نے مفصل طور پر اس امر کو بیان کیا کہ موجودہ دور میں امن اور شانتی صرف مذہب کے ذریعہ مل سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے گیتا اور قرآن شریف سے مؤثر طور پر استدلال کرتے ہوئے بتلایا کہ اصولی باتوں میں تمام مذاہب متفق ہیں۔ منافرت اسی لئے پیدا ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ سیرت کرشن علیہ السلام کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تعلق باللہ، خلق خدا سے محبت اور انسانی مساوات سے متعلق اسلامی تعلیمات کی وضاحت کی اور اس کا موازنہ وید اور گیتا سے کیا۔

اس تقریر کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے شری کرشن جی کی مدح میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

صدارتی تقریر

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آخر میں جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ امروہہ کی بستی کا تعلق جماعت احمدیہ کے ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ ہی سے ہے جبکہ یہاں کے ایک جید عالم مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے آپ کو قبول کیا اور مرتے دم تک اس تعلق کو قائم رکھا۔ حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا یا بیان کیا وہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر ہی تھا۔ آپ نے نے جو کچھ فیض حاصل کیا وہ آنحضرت صلعم ہی سے کیا اور جس مذہب سے استفادہ کیا وہ صرف اسلام ہی تھا۔ کوئی نئی بات اپنی طرف سے پیش نہیں کی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ آپ لوگ سنجیدگی سے ہماری باتوں پر غور کریں گے۔ صدر محترم نے دوبارہ حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنا خطاب ختم فرمایا۔

✱ —— صدر جلسہ کے خطاب کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا مختصر تعارف کرایا اور پھر اگلے دن کے جلسہ کا اعلان کیا لبعدہٗ بارہ بجے رات کو یہ اجلاس نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ جلسہ کی کامیابی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ باوجود غیر احمدیوں کے جلسہ کرنے کے ہمارے جلسہ کی حاضری کئی ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

کانفرنس کا دوسرا دن

خطبہ جمعہ ۱۰ر اکتوبر کو جمعہ کا دن تھا مسجد احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جماعت کو اپنی پرانی تاریخ ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔ امروہہ کی پرانی جماعت کی بہار ہمارے لئے سبق کا موجب ہے ہمیں اپنے اعمال کا ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہیئے وقتی جوش ہی سے خدمت نہ کی جائے بلکہ مداومت اختیار کی جائے۔ اگر ہم دین کو مقدم رکھیں گے تو خدا تعالیٰ بھی ہم لوگوں کو مقدم رکھے گا۔

لجنہ کا اجلاس نماز جمعہ کے بعد شام پانچ بجے لجنہ اماء اللہ کا اجلاس محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی صدارت میں ہوا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ لجنہ اماء اللہ امروہہ کی طرف سے انشاء اللہ بعد میں ارسال کی جائے گی۔

تربیتی اجلاس نماز جمعہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت احمدیہ مسجد ہی کے احاطہ میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تلاوت کلام پاک کی۔ بعدہٗ تمام احباب جماعت کا باہم تعارف ہوا۔ اس کے بعد باہمی مشورہ سے یہ طے پایا کہ اگلے سال صوبائی کانفرنس کا انعقاد آگرہ میں کیا جائے جس کے انتظام کے لئے صاحبزادہ اور سہارنپور کی جماعتیں تعاون کریں گی۔

کانفرنس کا دوسرا اجلاس مورخہ ۱۰ر اکتوبر کو شام نو بجے کانفرنس کا دوسرا اجلاس کا انعقاد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ تلاوت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی اور عزیزم نعیم احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ لبعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب فاضل نے کی۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ اس امر کو بیان کیا کہ جب بھی خدا کی طرف سے کوئی برگزیدہ انسان مبعوث کیا گیا اس کی شدید مخالفت کی گئی حضرت رامچندر جی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا تفصیلی ذکر کرکے بتلایا کہ جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی موجودہ دور میں مبعوث ہوئے تو آپ کی بھی اسی طرح مخالفت ہوئی لیکن جس طرح پہلے انبیاء نے کامیابی حاصل کی اس طرح آپ نے بھی یہ اعلان فرمایا کہ خدا مجھے بھی کامیابی عطا فرمائے گا۔ فاضل مقرر نے حضور علیہ السلام کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی اور اپنی تقریر کو ختم کیا۔

دوسری تقریر شری جگدیش پرشاد صاحب شرما نے "دھرم کیا ہے؟" کے عنوان پر کی اور احمدیہ مشن کے تئیں اپنے جذبات امتنان کا اظہار کیا کہ وہ انسانی اتحاد اور مساوات کے لئے کوشاں ہے اور کہا کہ تاریخ بتلاتی ہے کہ بعض مفاد پرست لوگوں نے مذہب کے نام پر خون کی ندیاں بہا دیں حالانکہ حقیقی مذاہب کبھی منافرت نہیں سکھاتا ایسے اصول اسلام اور ویدک دھرم سب میں مشترک ہیں۔ اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ایک دوسرے کے قریب آکر ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آخر میں پھر جماعت احمدیہ کا اس امن و اتحاد قائم کرنے کی کاوش کے لئے شکریہ ادا کیا۔

تیسرے نمبر پر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ابتدا میں جماعت احمدیہ کے عقائد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور حدیث سے مسلمان کی تعریف بیان کرکے اسلام کی وسعت قلبی کی تعلیمات کو اسوۂ نبوی صلعم کی روشنی میں پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور سورج اور چاند کو ۱۸۹۴ء میں حدیث نبوی کے مطابق گرہن لگنے کی علامت اور چودھویں صدی کے اختتام تک کسی اور مسیح کے نہ آنے کا بیان کرکے جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ نہایت دلچسپ اور عمدہ و مدلل پیرایہ میں بیان کیا۔

اس کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی نظر میں" کے عنوان پر کی اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلعم سے عشق سے متعلق کئی مؤثر واقعات بیان کئے اور آپ کی تحریری منظوم کلام سے بھی اس کے نمونے پیش کئے۔

پانچویں تقریر شری رحمن پرکاش شاستری نے کی جس میں بتلایا کہ دنیا میں جھگڑے اور فساد مذہب کی اصلیت پر غور نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ہم اپنے آپ کو انسان کہتے ہیں تو پھر ہمیں ہر مذہب کی خوبیاں اپنانی چاہئیں۔ اور غلط باتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

جلسہ کے دوران شری لکشمی نارائن اپادھیائے نے ایک کتاب "بھارتیہ سنسکرتی وگیان" جماعت احمدیہ کو بطور تحفہ دی۔ اور اس کا تعارف مختصر الفاظ میں کرایا۔

اس جلسہ کی چھٹی اور آخری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے بارے میں آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ خصوصاً مذہبی اور اخلاقی گراوٹ۔ سائنس کے اکتشافات یاجوج ماجوج کے کارنامے وغیرہ کو احادیث و قرآن کی روشنی میں بیان کیا اور کہا کہ اگر انسان مذہب اسلام کی طرف توجہ نہیں کرے گا۔ اور اس کے مطابق عمل نہیں کرے گا تو تباہ ہو جائے گا۔ اسی سلسلہ میں فاضل مقرر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتباہ بھی پڑھ کر سنایا۔

تقریری پروگرام کے اختتام پر صدر جلسہ نے سامعین اور حکام کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ دنیا میں ہمیشہ سچائی پنپا کرتی ہے۔ ظلم اور زیادتی کبھی نہیں پنپتی جس پر تاریخ شاہد ہے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے مذہب کی خوبی ضرور بیان کیجئے مگر دوسروں کی مذمت مت کیجئے۔ ایک دوسرے سے باہم محبت ہی ہماری حفاظت کی ضمانت ہے اور باہمی اتحاد و محبت کرنے کے لئے ہی ہم اس قسم کے اسٹیج کا اہتمام کرتے ہیں۔

آخر میں محترم صدر جلسہ نے دعا فرمائی بعدہٗ رات تقریباً سوا بارہ بجے یہ اجلاس خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں بھی پہلے دن ہی کی طرح کئی ہزار احباب نے شمولیت کی اور بڑے غور اور توجہ سے تقاریر سنیں۔ اور ہندو اور مسلمان سبھی جماعت احمدیہ کے خیالات سے بے حد متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے مفید اور دیرپا نتائج پیدا فرمائے آمین۔

جماعت امروہہ کا تعاون

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار بھی بے جا نہ ہوگا کہ جماعت امروہہ نے کانفرنس کے کاموں کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ مکرم مبارک احمد صاحب صدر جماعت امروہہ اور خدام اور دیگر سبھی افراد جماعت خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مقدور بھر اچھا تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح کھانے کا انتظام بھی پکوان کے لحاظ سے بھی اور سپلائی کے لحاظ سے بھی بہت ہی عمدہ رہا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

پور قاضی (ضلع مظفر نگر) میں تبلیغی جلسہ

امروہہ کی صوبائی احمدیہ کانفرنس کے بعد مورخہ ۱۰ر اکتوبر کو پورقاضی میں دھرم شالہ کے سامنے برلب سڑک ایک نہایت شاندار تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ پورقاضی میں صرف ایک احمدی گھرانہ ماسٹر محمد الیاس صاحب کا ہے۔ جہاں ہمارے مبلغ مولوی محمد ایوب صاحب تبلیغی امور سرانجام دیتے رہے ہیں اور یہاں ان سرود احباب و کافی شرارت کا مظاہرہ پڑا ہے۔ لیکن اب کچھ ان حالات میں تبدیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس بستی پر مزید اتمام حجت کے لئے یہاں یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی شب کے ساڑھے آٹھ بجے محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھی۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرایا اور مسیح موعود علیہ السلام کی اس کاوش کو تفصیل سے بیان کیا جو مسلم اتحاد کے قائم کرنے میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ فاضل مقرر نے موجودہ زمانہ کی حالت بیان کرکے کہا کہ یہ زمانہ ایک مصلح کا متقاضی ہے۔ یہ بدامنی اور بے چینی صرف مذہب ہی کے ذریعہ دور ہو سکتی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مولوی صاحب موصوف نے بتلایا کہ تمام مذاہب اپنے اصول میں متحد ہیں۔ بطور استدلال آپ نے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عبادت وغیرہ کے متعلق قرآن و گیتا وغیرہ کی تعلیمات کا موازنہ کیا۔

✱ —— نو بجکر چالیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بذریعہ کار پورقاضی تشریف لے آئے اور باقی کارروائی آپ ہی کی زیر صدارت ہوئی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ اختلاف مسائل کی وجہ سے لڑائی اور جھگڑے کرنا غیر معقول ہے۔ جب تک انداز فکر اور طرز معاشرت ہم آہنگ نہ ہو اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ توضیح لئے اس نظریہ کو بیان کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ ذہنیاں ... ابھرتی ہیں ... ہم ایک دوسرے کے قریب آتے اور روشنی والی باتوں پر یقین کرلیتے ہیں اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائی گئی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

✱ —— اس تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے مختصر الفاظ میں صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا جن کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ... کو انسان ... مخلوق پیدا کیا ہے

کیا اسلئے کہ وہ خود اپنی نشانیوں کے ساتھ اور اپنی قدرتوں کے ساتھ اُن پر ظاہر ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے مامورین و مرسلین ہمیشہ کمزوری کی حالت میں آتے ہیں اور جب اُن سے طاقتور افراد یا اقوام ٹکراتی ہیں تو ہمیشہ اُن کو طاقتور مخالف ہارتا رہا ہے جو اُن کی صداقت کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہی حال جماعت احمدیہ کی آواز کا ہے کہ جتنا مخالفین نے اس کو دبانا چاہا وہ اتنا ہی پھیلتی چلی گئی۔ آج ساری دُنیا میں احمدیہ جماعت ہی تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ اور اس کی یہ صداقت کی دلیل ہے کہ خدا کی پیشگوئیاں اس سے متعلق پوری ہو رہی ہیں۔ ہم سب پیشوایانِ مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور اسی سے امن عالم وابستہ ہے۔ آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سنجیدگی سے اور توجہ سے ہماری باتیں سُنیں اور اس پر غور کریں کہ اس میں اپنی ہی بھلائی ہے۔

آخر میں دعا ہوئی اور قریباً ساڑھے گیارہ بجے رات اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی گاؤں کے لوگ کثیر تعداد میں شریک اجلاس ہوئے اور تقاریر کا بہت اچھا اثر لیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر اور مفید نتائج برآمد فرمائے اور سعید روحیں جوق در جوق احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آکر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ آمین

رڑکی میں تبلیغی جلسہ

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی سالانہ صوبائی کانفرنس رڑکی میں ہوئی تھی۔ جہاں مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو گیا تھا۔ لیکن باوجود مخالفین کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت درجہ کامیاب جلسے منعقد کئے گئے تھے (تفصیلات کے لئے گذشتہ سال کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں) چنانچہ اس فتح اول کی ترتیب کیلئے فیصلہ کیا گیا کہ ایک جلسہ رڑکی میں بھی منعقد کیا جائے۔ اس کے مطابق مورخہ ۱۰؍ اکتوبر بروز اتوار رات کے ٹھیک آٹھ بجے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کی صدارت میں تبلیغی جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھی جس کے بعد محترم صدر صاحب نے اس اجلاس کی غرض و غایت بتلاتے ہوئے قومی یکجہتی اور باہمی محبت و اتحاد سے متعلق عمدہ اور دلنشیں انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے اس میں دین میں کوئی جبر روا نہیں ہے۔ اور بعض لوگ جو اسلام کی مدافعانہ جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں اُنہیں حضرت رام چندر جی اور کرشن جی مہاراج کے نمونوں پر بھی غور کرنا چاہیئے جنہوں نے مجبوراً اپنے مخالفوں سے جنگ کی تھی۔ نکتہ چینی اور اعتراض ہر ایک کر سکتا ہے اگر یہ طریق اختیار کیا جائے تو محبت کی فضا قائم نہیں ہو سکتی شیشہ محل میں بیٹھ کر دوسروں پر کنکر مارنا عقلمندی نہیں کہلاتی

اس جلسہ کی دوسری تقریر خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے کی جس میں موجودہ پُر آشوب زمانہ کا ذکر کرکے اسلامی تعلیمات کے مطابق قیام امن کے ذرائع بیان کئے۔ چنانچہ توحید باری تعالیٰ۔ ہر قوم میں نبیوں کے آنے کا عقیدہ اور ہر مذہبی بزرگ کے احترام وغیرہ امور کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی کہ یہی چیزیں امن کی ضامن ہیں۔

خاکسار کی تقریر کے بعد محترم صدر جلسہ نے سکھ مذہب کی بانی بڑھ کر اُس پریم اور محبت کا ذکر کیا جو سکھ گورو صاحبان اور مسلمانوں میں تھی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ بھی باہم ایسی محبت پیدا کریں۔ نیز اس امر پہ تفصیلی روشنی ڈالی کہ امیر و غریب کے درمیان حائل شدہ خلیج کو پاٹنا ازحد ضروری ہے۔ ورنہ امن کا قیام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہمیں اپنے رشیوں منیوں اور انبیاء کی سیرت و سوانح اور اُن کے پاک نمونوں کو اختیار کرنا چاہیئے تاکہ محبت کی فضا پیدا ہو سکے

بعدہٗ محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں یہی سکھلایا ہے کہ دوسروں کی خوبیوں کو دیکھو اور اچھی بات کو اپنانے کی کوشش کرو۔ مذہب کا صحیح رنگ میں مطالعہ کرنے والا اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اصولی لحاظ سے سب مذاہب متفق ہیں۔ چنانچہ توحید باری تعالیٰ کے متعلق ویدک دھرم اور اسلام کے اقتباسات پیش کر کے اپنے اس بیان کو مدلل کیا۔ اور فرمایا کہ ہم ایک دوسرے کے قریب تبھی ہو سکتے ہیں جب ایک دوسرے کی کتب کا مطالعہ کریں اور اپنے اپنے مذہب کے مطابق عمل کرتے رہیں لیکن جب انسان مذہب سے دور ہو جاتا ہے تو اس میں اور حیوان میں کچھ فرق نہیں رہ جاتا۔

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم صدر جلسہ نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام حاضرین اور حکومت کے افسران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر پہ مسرت کا اظہار کیا کہ گذشتہ سال کی طرح ہمارے مسلمان بھائیوں میں مخالفت کا وہ جوش نہیں رہا۔ فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے خلاف کی گئی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور فرمایا کہ ہماری جماعت خالصۃً مذہبی جماعت ہے سیاست ہم نے ملک کے سیاستدانوں ہی پر چھوڑ دی ہے۔ البتہ حکومتِ وقت کی ہر پالیسی پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ بنگلہ دیش کے سلسلہ میں امدادی فنڈ میں حصہ لینے سے متعلق اخبار بدر میں مرکز کا شائع شدہ اعلان پڑھ کر سنایا۔ بالآخر رات پونے گیارہ بجے یہ تبلیغی جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اور سینکڑوں افراد نے نہایت توجہ اور انہماک سے تقاریر کو سُنا اور متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بھی نہایت مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

یہاں اس امر کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم محترم حفیظ اللہ خاں صاحب کا بھی شکریہ ادا کریں۔ کہ انہوں نے احباب جماعت رڑکی کے ساتھ جلسہ کے ایام میں قیام و طعام سے متعلق اپنا پورا تعاون پیش کیا۔ اگرچہ موصوف احمدی نہیں ہیں لیکن روشن خیال ہیں۔ اور بڑی دلیری سے بلا خوفِ لومۃ لائم جماعت احمدیہ کا ساتھ دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور رڑکی کے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی توفیق دے کہ وہ جماعت احمدیہ کو قریب سے دیکھیں۔ اور تبلیغ اسلام میں اس الہٰی جماعت کے ساتھ شامل ہو کر فلاح دارین حاصل کریں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

بالآخر تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین کرام کی تقاریر کے نیک اثرات اور بہترین نتائج پیدا فرمائے تا تمام دُنیا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آکر حقیقی امن حاصل کر سکے۔

آمین ثم آمین۔

یومِ معراج کا اصل مقصد عالمِ اسلام کا اتحاد

(بقیہ صفحہ ۲)

کی زبردست تلقین کرتا ہے اور تمام مسلمان ممالک اسلامی اتحاد کے پرچم تلے ایسی راہیں متعین کر سکتے ہیں جن پر گامزن ہونے سے اسلامی ممالک کو درپیش مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

دشمنانِ اسلام مسلمانوں کے خلاف گھناؤنی سازشیں کر رہے ہیں۔ عالمگیر صیہونی تحریک اسلامی ممالک اور مسلمانوں کو تباہ کرنے سے دریغ نہیں کرتی صیہونیت نے فتنہ کے ذریعہ ہمارے حقوق غصب کئے ہیں اور ہمارے مقدس مقامات پر قبضہ کر لیا ہے

یومِ معراج کا اصل مقصد یہ بتاتا ہے کہ عالمِ اسلام کا اتحاد ہی ہماری جملہ مشکلات کا تریاق ہے۔ اس میں کسی قسم کے نسلی، قومی اور لسانی امتیازات کا شائبہ تک نہ ہو اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے مطابق اخوتِ اسلامیہ کو عملی صورت پہ لایا جائے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج وہ گولی اور بارود جو دشمن کی گردن پر چلنا چاہیئے تھا۔ وہ باہمی رقیبانہ دوانیوں اور اپنے گردنوں کو ہی ختم کرنے میں خرچ ہو رہا ہے۔ اور اس اتحاد کا مقصد ہی دشمن کے خطرناک عزائم اور اس کی قوت کو پاش پاش کرنا ہے۔ واقعہ معراج دراصل مسلمانوں کے عروج اور ان کو سربلندیوں کے لئے تھا مگر ان کے جسمانی اور روحانی اختلاف نے اصل مقصد اور بلند و بالا عزم، وثبات کو پس پشت ڈال دیا۔ عبرت! عبرت!! عبرت!!!

تقریب خانہ آبادی

عزیزہ عبدالرشید صاحب ضیاء متعلم درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ قادیان کی تقریب شادی خانہ آبادی مورخہ ۸ وفا (جولائی) کو بمقام مشورت (کشمیر) عمل میں آئی۔ یاد رہے کہ عزیزہ موصوف کا نکاح گذشتہ سے پیوستہ سال مورخہ ۲۰؍ نبوت (نومبر) ۱۳۴۸ ہش کو مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ نے عزیزہ نسیمہ پروین صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب ڈار آف آسی پورہ کے ہمراہ مبلغ ۵۰۰/۔ روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

خلافت لائبریری کی عمارت کے سلسلے میں اہم کوائف

— اس خوبصورت اور جدید طرز کی عمارت پر جو گولبازار اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے درمیان بر لب سڑک واقع ہے ساڑھے تین لاکھ روپیہ خرچ آیا۔

— موجودہ عمارت میں پچاس ہزار کتب با آسانی رکھی جا سکتی ہیں۔ مغربی جانب مزید پچاس ہزار کتب کے لئے جگہ مخصوص ہے۔ بنیادیں اتنی گہری اور مضبوط ہیں کہ دوسری منزل بھی تعمیر کروائی جاسکیگی۔ جس میں مزید ایک لاکھ کتب رکھی جاسکیں گی۔

— عمارت کے تین حصے ہیں یعنی انٹرنس ہال۔ ایڈمنسٹریشن بلاک اور مین ہال۔ انٹرنس ہال کے سامنے اندر باغیچہ گلاب کے پودوں سے مزین ہے درمیان میں ایک فوارہ بھی بنایا گیا ہے

— مین ہال (جس کا سائز ۹۸×۹۲ ہے) کے مغربی جانب آٹھ کیوبیکلز بھی بنائے گئے ہیں تاکہ ریسرچ سکالرز ان میں بیٹھ کر یکسوئی کے ساتھ علمی تحقیق کا کام کر سکیں۔

— ایڈمنسٹریشن بلاک میں ۱۱ کمرے ہیں جن میں لائبریرین۔ اسسٹنٹ لائبریرین۔ اسٹاف زود نویس اور مورخ احمدیت کے کمرے بھی شامل ہیں۔ ایک کمرہ مائکرو فلم اور مائیکرو ریکارڈز کے لئے مخصوص ہے۔ ریسٹورنگ اور کیٹالاگنگ جلد سازی اور کٹنگن کے لئے بھی کمرے موجود ہیں۔ ۲ غسل خانے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔

— اس کی زمین کا قطعہ ۲۲۰×۱۰۰ فٹ ہے جس میں سے ۹۲۰۰ مربع فٹ پر عمارت تعمیر کی گئی ہے باقی حصہ کار پارک۔ سائیکل سٹینڈ۔ فٹ پاتھ باغیچے اور چار دیواری پر مشتمل ہے۔

— عمارت کی بنیاد ستونوں اور فرش پر SULPHATE RESISTING سیمنٹ استعمال کیا گیا تاکہ کلر اور شور کے نقصان سے عمارت محفوظ رہے۔

— پوری عمارت R.C.C فریم سٹرکچر کی ہے۔ دروازے ساگوان لکڑی کے ہیں اور فرش ماربل چپس کے ہیں۔ باہر برک فیسنگ ہے جس کے لئے خاص اینٹیں لاہور سے منگوائی گئیں۔

— عمارت میں بجلی اور روشنی کا انتظام بھی جدید طرز پر کیا گیا ہے۔ ٹیوب لائٹوں کے خوبصورت اور موزوں سیٹ نصب کئے گئے ہیں۔ پنکھوں کی فٹنگ بھی ایسی ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ آرام مہیا ہو سکے گا۔

— مین ہال میں ایک اعلیٰ قسم کا کلاک نصب ہے جو سیلز سے چلتا ہے اسے ایک سال کے بعد چابی دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

— کتب و رسائل و اخبارات رکھنے اور احباب کے بیٹھنے اور مطالعہ کرنے کے لئے جدید قسم کا فرنیچر تیار کروایا گیا ہے۔ پچاس ہزار روپے کا آرڈر دیا گیا جس میں سے ۳۵ ہزار کا فرنیچر آچکا ہے اور عمارت میں رکھوا دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل کی علالت اور درخواست دعا

قادیان ۱۹ اکتوبر۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طبیعت گزشتہ جمعہ کے روز سے علیل ہے۔ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب دو بجے آپ کو بخار ہو گیا جو رات کے وقت ۱۰۲ ڈگری تک پہنچ جاتا رہا ہے۔ اُس روز سے باقاعدہ علاج ہو رہا ہے۔ لیکن تا حال بخار ٹوٹا نہیں مقامی ڈاکٹروں جناب ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب و سول ہسپتال کے ڈاکٹر سریندر سنگھ صاحب سے بھی طبی مشورہ کیا گیا ہے۔ کئی روز سے مسلسل بخار کے سبب آج رات اُس آنکھ میں بھی درد ہونے لگا ہے جس کا گزشتہ سال موتیا کا آپریشن ہوا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب اُن قیمتی وجود سے زیادہ دیر تک مستفید ہوتے رہیں۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم عبد العظیم صاحب درویش اپنی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں وی۔ جے ہسپتال امرتسر میں داخل ہیں۔ ابھی چونکہ ابتدائی مراحل پایہ تکمیل کو نہیں پہنچے اسلئے آپریشن ہونا باقی ہے۔ جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں آپریشن کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: خورشید احمد انور

اداریہ ..... بقیہ صفحہ (۲)

کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کی جائے۔ اس کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہے ہر شخص اپنی اپنی وسعت اور توفیق کے مطابق اس میں حصہ لے سکتا ہے اور لینا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس مہینہ کی برکات کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والے بنیں۔ ہماری محدود مساعی میں ایسی برکت ڈالے جو اس کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہو اللّٰھم آمین۔

احمدیہ مسلم کیلنڈر

سال آئندہ ۱۳۵۱ ہجری شمسی بمطابق ۱۹۷۲ عیسوی

نظارت دعوت وتبلیغ احمدیہ مسلم کیلنڈر چھپوا رہی ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد تیار ہو جائے گا جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ۳۰×۲۲ سائز کے عمدہ کاغذ پر اور تین جاذب نظر رنگوں پر مشتمل ہوگا۔ اس کا ہدیہ صرف پچھتر پیسے (75 N.P.) علاوہ محصول ڈاک ہے۔ ابھی سے اپنے آرڈر بھیج کر کیلنڈر ریزرو کروالیں۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:۔

۱۔ پیشانی پر آیت کریمہ جلی حروف میں مع ترجمہ زینت بخشتی ہے۔
۲۔ دائیں جانب منارۃ المسیح اور بائیں جانب لوائے احمدیت نہایت خوبصورت نظر آتے ہوں گے۔
۳۔ کیلنڈر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے "اسلام کا مستقبل" اور "احمدیت کا مستقبل" پر انگریزی میں دو نہایت خوبصورت بلاک ہوں گے۔
۴۔ کیلنڈر میں بیرونی مشنوں سے تعلق رکھنے والے چار فوٹو دیئے جا رہے ہیں۔
۵۔ اسلامی اور سرکاری تعطیلات درج کی جائیں گی۔
۶۔ ہفتہ کا آغاز جمعہ کے مبارک دن سے کیا گیا ہے۔
۷۔ تاریخوں میں رائج الوقت انگریزی ہندسے استعمال کرکے تمام علاقہ جات کے لئے اُسے یکساں طور پر کارآمد بنایا گیا ہے۔
۸۔ یہی صورت مہینوں اور دنوں کے ناموں کو انگریزی رسم الخط میں شائع ہونے سے حاصل ہو رہی ہے۔
۹۔ ہجری شمسی مہینوں کے ساتھ عیسوی مہینے بھی دیئے گئے ہیں۔ نیز قمری مہینوں اور تاریخوں کا اندراج بھی موجود ہے۔
۱۰۔ شائع شدہ کیلنڈر کے نیچے اُوپر دونوں جانب ٹین کی پتریاں لگی ہوئی ہوں گی جس سے کیلنڈر مضبوط اور دیرپا کارآمد ہوگا۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی

یوں تو زکوٰۃ کی ادائیگی جب بھی واجب ہو جائے اس کا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ زیادہ ثواب کے حصول کے لئے "رمضان المبارک" میں ادائیگی کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

اب رمضان المبارک میں صرف چند روز باقی ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں ہی ادائیگی کرکے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جناب پادری عبدالحق صاحب کے نام محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی کھلی چٹھی

"پادری صاحب کے چاروں مجوزہ مضامین پر تحریری مناظرہ منظور ہے"

ذیل میں جناب پادری عبدالحق صاحب مقیم چنڈی گڑھ کے نام محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی کھلی چٹھی درج کی جاتی ہے۔ یہ کھلی چٹھی محترم مولانا صاحب نے اپنے رسالہ "الفرقان" ربوہ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں شائع کی ہے۔ جو پادری عبدالحق صاحب کے چیلنج مناظرہ کے جواب میں ہے۔ حسب وضاحت محترم مولانا صاحب، انہوں نے یہ چٹھی جناب پادری صاحب کو بذریعہ رجسٹری بھیجی ہے۔ اور ہم بھی بدر کا یہ پرچہ مزید احتیاط کے طور پر بذریعہ رجسٹری بھجوا رہے ہیں۔ دیکھیں پادری صاحب کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ جملہ تفصیلات چٹھی میں مذکور ہیں ــــــ (ایڈیٹر بدر)

"قارئین الفرقان کو یاد ہوگا کہ نو سال پیشتر پادری عبدالحق صاحب نے الوہیت مسیح پر تحریری طور پر مناظرہ کرنا منظور کیا تھا مگر دوسرے پرچے کے بعد اسے ناتمام چھوڑ کر پادری صاحب گریز کر گئے۔ ہماری بھرپور کوشش کے باوجود وہ اس مناظرہ کو مکمل کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تھے اس لئے ہم نے مجبورًا فریقین کے دو دو پرچے مع خط و کتابت طبع کرا دیئے۔ اور ۱۹۶۲ء میں اسے "تحریری مناظرہ" کے نام سے شائع کر دیا تھا۔

ہم نے "تحریری مناظرہ" کے حرف آغاز میں لکھا تھا کہ:۔

"الحمد للہ کہ الوہیت مسیح کے متعلق یہ مناظرہ ہو گیا ہے۔ اب ہم پادری عبدالحق صاحب بلکہ ہر عیسائی پادری سے اس تحریر کے ذریعہ مزید درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ پسند کریں تو حضرت مسیح کی صلیبی موت پر بھی ایک باقاعدہ تحریری مناظرہ ہو جائے۔ جس میں فریقین کے دلائل اور اعتراضات یکجا طور پر جمع ہو جائیں۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے لئے تیار ہوں گے؟"

یہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کی تحریر ہے۔ پادری صاحب اس بارے میں آج تک خاموش رہے۔

گزشتہ دنوں محترم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان کے ایک نوٹ پر پیسی رسالہ ہما لکھنؤ کے ایڈیٹر صاحب نے خط و کتابت شروع کی۔ اس سلسلہ میں "تحریری مناظرہ" اور اس کی مندرجہ بالا دعوت مناظرہ کا بھی ذکر آیا۔ پھر مدیر ہما کی بجائے خود پادری عبدالحق صاحب نے چنڈی گڑھ سے خطوط لکھنے شروع کر دیئے۔ دونوں طرف سے خاصی خط و کتابت ہوتی رہی۔ ہم نے ان خطوط کی نقول پڑھی ہیں۔

محترم مدیر صاحب اخبار بدر کے استدلال کے سامنے مجبور ہو کر آخر کار پادری عبدالحق صاحب نے اپنی آخری چٹھی مرقومہ ۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں لکھ دیا ہے کہ:۔

"ہم قصہ کوتاہ کئے دیتے ہیں چنانچہ ہم الوہیت مسیح اور مسیح کی صلیبی موت، دونوں مضمونوں پر آپ سے مساوی حیثیت کے مشروط (؟) تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ ان کے مقابل آپ کی جماعت کے نمائندگان بھی احمدی عقیدہ توحید اور مسیحیت مرزا صاحب قادیانی کے مسلمات پر ویسے ہی مناظرہ کے لئے آمادہ ہوں۔"

پادری صاحب کے جواب میں ہم واضح طور پر اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمیں پادری صاحب کے تجویز کردہ سب مضامین پر تحریری مناظرہ کرنا منظور ہے۔ گویا مندرجہ ذیل چار مضامین پر مناظرہ ہوگا (۱) الوہیت مسیح (۲) مسیح کی صلیبی موت (۳) احمدی عقیدہ توحید۔ (۴) مسیحیت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔

پادری صاحب سے اب صرف چند معمولی وضاحتیں مطلوب ہیں۔ اوّل یہ کہ آیا الوہیت مسیح پر پہلے کے دو دو پرچے شمار کئے جائیں گے، اور آگے بات چلے گی یا بالکل ازسر نو مناظرہ ہوگا؟

دوم۔ ہر چہار مضامین میں مدعی کی تعیین ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک جس فریق کے مسلمہ عقیدہ پر بحث ہو وہی اس میں مدعی تسلیم کیا جائے اس سے مساوی حیثیت قائم رہے گی۔

سوم۔ وقت مناظرہ، تاریخ مناظرہ اور مقام مناظرہ بھی معین ہونا ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک منصفانہ طریق یہ ہے کہ ہر مضمون کے سات سات پرچے ہوں، پہلا اور آخری پرچہ مدعی کا ہوگا۔ اور ہر پرچے کے لکھنے کا وقت تین تین گھنٹے ہوگا۔ جب کسی فریق کا مناظر پرچہ تحریر کر رہا ہوگا تو فریق مخالف کا ایک نگران اس کے پاس ہوگا جو تصدیق کرے گا کہ مناظر نے ہی پرچہ لکھا ہے اور مقررہ وقت میں لکھا ہے۔ اس طریق سے پادری صاحب کے جملہ شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جائے گا۔

تاریخ ہائے مناظرات اور مقام مناظرہ اور نمائندگان کا تعین فریقین کے حالات اور سہولت کو مدنظر رکھ کر بذریعہ خط و کتابت پادری صاحب سے طے کر لیا جائے گا۔ اب ضرورت صرف یہ ہے کہ پادری صاحب واضح طور پر لکھ دیں کہ انہیں مندرجہ بالا صورت تحریری مناظرہ کے لئے منظور ہے۔

ہمارا یقین ہے کہ پادری صاحب کے لئے اب انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے۔ ہم ان کے تجویز کردہ چاروں عنوانوں پر ان سے تحریری مناظرہ کے لئے بتوفیقہ تعالیٰ تیار و آمادہ ہیں۔ اب پادری صاحب لمبی چوڑی باتوں کی بجائے صرف اتنا لکھ بھیجیں کہ انہیں تحریری مناظرہ کی مذکورہ بالا صورت منظور ہے۔ بہتر ہوگا کہ خط و کتابت بصیغہ رجسٹری براہ راست ہو، تا وقت بچ سکے۔ اور باقی امور کا جلد فیصلہ ہو کر مناظرہ شروع ہو سکے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار
ابو العطاء
۱۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء ربوہ

رمضان المبارک میں احباب
فدیۃ الصیام اور انفاق مالی
کی طرف خاص توجہ دیں۔
امیر جماعت احمدیہ قادیان

ہر قسم کے پرزے
پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔
کوالٹی اعلیٰ ـــ نرخ واجبی
آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱
Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1
23—1652
23—5222 فون نمبرز
تار کا پتہ "AUTOCENTRE"